سوادِ اعظم اور اہلحدیث

www.KitaboSunnat.com

رانا محمد شفیق خاں پسروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سوادِ اعظم
اور
اہلِ حدیث

رانا محمد شفیق خاں پسروری

الفلاح پبلیکیشنز۔
چینیانوالی۔ کوچہ چابکسواراں۔ رنگ محل لاہور

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملنے کے پتے

دفتر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

106 راوی روڈ لاہور فون : 204931 -201662

میاں انٹر پرائزز

الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور فون: 7120207

مکتبہ اہلحدیث

پسرور ضلع سیالکوٹ

مکتبہ ایوبیہ محمدی مسجد اہلحدیث برنس روڈ' کراچی

حافظ محمد شفیق صاحب

یوسف دھانیجی ٹریڈرز' البراہہ روڈ نزد عید گاہ مصعب بلڈنگ ڈیرہ دبئی۔
پوسٹ بکس نمبر 55864 فون : 721445 فیکس : 715775

GULSHAN PHARMACY, INC.

509 RALPH AVENUE

BROOKLYN NEW YORK, 11233

Phone : 718 - 493- 0288

دفتر جماعت مجاہدین

چھوٹی سول لائن گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغازیہ

۱۹۷۷ء کی تحریک نفاذ اسلام کی کامیابی کے فوراً بعد نورانی میاں اور ان کے ساتھیوں نے قومی اتحاد کو چھوڑ کر "سواد اعظم" ہونے کا اعلان کیا اور جلسوں، جلوسوں اور اخبارات میں ایک طوفان بیان بازی برپا کر دیا کہ "ہم سواد اعظم" ہیں اور پاکستان میں سواد اعظم کی مرضی نافذ ہو گی"۔

حالانکہ ۱۹۷۷ء کی تحریک واقعتاً ایک قومی تحریک تھی جس میں تمام مکاتب فکر کے افراد نے حصہ لیا تھا اور پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے قربانیاں دی تھیں، مگر نورانی میاں اور ان کے ساتھیوں نے اس تحریک کے شہداء اور جانثاروں کی قربانیوں کے علی الرغم علیحدگی اختیار کر کے جو نقصان پہنچایا وہ تو اپنی جگہ پھر اس پر مستزاد کہ "سواد اعظم" کا نعرہ لگا کر ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دی اور قومی یکجہتی کو پارہ پارہ کر دیا، اگر نورانی میاں اس وقت یہ کردار ادا نہ کرتے تو شاید اسلامی نظام نافذ ہو جاتا اسی دوران جبکہ سواد اعظم، سواد اعظم کی دہائی مچی تھی، (میں ایک ادنیٰ سا طالب علم تھا) میں نے سواد اعظم کے حقیقی مفہوم کو واضح کرنے کے لئے ایک مفصل مضمون لکھا تھا، جو مختلف جرائد ورسائل میں شائع ہوا اور پسند کیا گیا۔

کئی بار اس کو چھپوانے کا پروگرام بنا مگر خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ اب (بتوفیق الٰہی) ایک دوست، مہربان اور محسن کے تعاون سے شائع کروا کر قارئین کے ہاتھوں میں پہنچایا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ آمین

رانا شفیق خاں پسروری

۱۹۹۸/۵/۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسطرف بھی لازم ہے نگاہ گاہے

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمO

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریمO

۱۹۷۹ء کی بات ہے پاکستان میں یکدم مختلف مکاتب اپنی اپنی حقانیت کے اثبات کے لئے تیز تر ہو گئے تھے اور مختلف موضوعات عنوانات پر بحثوں کے دروازے کھل گئے تھے۔ ایسے میں اکثر اپنی حقانیت کے اظہار کی جگہ مخالفین پر اعتراضات اور عجیب عجیب بہتانات لگائے جاتے، حسب روایت سب سے زیادہ مظلوم مسلک اہلحدیث تھا، میں نے بھی (انھی دنوں) مسلک کی محبت سے بے قرار ہو کر پہلی مرتبہ قلم اٹھایا اور مختلف موضوعات پر (اپنے ظرف کی حیثیت سے) ملک کے جرائدورسائل میں مضامین لکھے، جن پر اچھا اور برا (دونوں قسم کا) ردعمل ہوا۔

زیر نظر مضمون بھی انہی دنوں کی یاد ہے، "بطور قند مکرر" آپ کے سامنے ہے اللہ رب العزت، حق اپنانے کی (سبھی کو) توفیق دیں آمین ثم آمین۔

مضمون میں اختصار کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے اکثر آیات و حوالہ جات کے ترجمے سے ہی کام چلایا ہے۔ تشریحات، طوالت کے خوف سے درج نہیں کیں، قارئین سے التماس ہے کہ مضمون میں جہاں غلطی پائیں تصحیح اور نشاندہی کر دیں۔ اللّٰھم اعفرلی ولوالدی وللمومنین والمومناتO آمین

رانا محمد شفیق خاں پسروری

بن مولانا محمد رفیق خاں پسروری رحمتہ اللہ علیہ

۲۸ جمادی الاول ۱۴۰۳ء بمطابق ۱۴ مارچ ۱۹۸۳ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمo نحمدہ' ونصلی علیٰ رسولہ الکریمo

داغِ دل نکلیں گے تربت سے مری جوں لالہ یہ وہ اخگر نہیں جو خاک میں پنہاں ہوں

قارئین محترم!

آج جب کہ تمام غیر اسلامی طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنی سر گرمیاں تیز تر کر چکی ہیں چاہیے تو یہ تھا، کہ "وَاعتَصِموا بِحبَلِ اللّٰہ جَمیعًا وّلَا تفرَّقُوا" کی روشنی میں "ملة واحدہ" ہو کر، تمام غیر مسلم طاقتوں اور غیر اسلامی ذہنوں کا مقابلہ کرتے،....... مگر وائے قسمت مسلم! کہ چند افراد نے، امة مسلمة میں انتشار پھیلانے کے لئے، نت نئے شوشے چھوڑنا شروع کر دیئے ہیں، تا کہ ملة اسلامیة (اپنے اندر) اتحاد قائم نہ رکھ سکے۔

انہی شوشوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک ضعیف حدیث " عَلَیکمُ السَّوادَ الْاَ عْظَم" کا غلط ترجمہ کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے اورر "راسخون فی العلم" کے خلاف ابھارنے کی کوشش کی جا رہی ہے....... یعنی اس کا ترجمہ کچھ یوں کیا جاتا ہے، رسول اللہ نے فرمایا "اکثریت کی پیروی کرو" لہٰذا جو زیادہ ہیں ان کے ساتھ ملنا چاہیے۔

کلام اوّل:-

پہلی بات تو یہ ہے کہ مندرجہ بالا حدیث باتفاق محدثین ضعیف ہے (مرآة المفاتیح) کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی سند میں ابو خلف اعمٰی (جس کا اصل نام حازم بن عطا ہے) ضعیف ہے۔ یہ حدیث دیگر طرق سے بھی آتی ہے، مگر تمام میں نظر ہے، (یعنی ضعیف ہیں) بفرض محال، اگر اس حدیث کو (ضعیف و کمزور ہونے کے باوجود) صحیح بھی مان لیا جائے، تو بھی جو ترجمہ ''کثرت'' کا کیا جاتا ہے۔ وہ شریعت و لغت کی رو سے غلط ہے۔ کیونکہ چشم کائنات اور اوراق تواریخ پکار پکار کے دہائی دے رہے ہیں کہ ہر زمانے میں حق کے مقابل باطل کی کثرت رہی ہے......

اگر ''کثرت والا'' معنی ہی صحیح ہوتا تو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سینکڑوں سال تبلیغ دین نہ کرتے حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مخالفین کی طعن و تشنیع کیوں برداشت کرتے؟

حضرت لوط علیہ التحیۃ والتسلیم کو کیا پڑی تھی، کہ آلائم و مصائب سہتے؟، حضرت ہود علیہ السلام والصلوٰۃ اپنی قوم کو ''اتقوااللہ'' کا وعظ نہ کرتے، حضرت ابراہیم

ص ۱

اصل عبارت یہ ہے، فی اسناد ابو خلف الاعمی واسمہ حازم بن عطاء وھو الضعیف وقد جاء الحدیث بطرق، فی کلھا نظر قالہ شیخنا العراقی فی تخریج احادیث البیضاوی انتھی واخرجہ الحکیم الترمذی ولفظ صبر یروالحاسم (ج ۱ ص ۱۱۵)۔ من حدیث عمر فی الکنز ج ۱ ص ۵۳، (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اول ص ۱۷۰)۔

نوٹ قریباً یہی عبارت علامہ سندی نے ''تنقیح الرواۃ'' میں نقل کی ہے۔

ابو خلف الاعمی (حازم بن عطا) کے متعلق اسماء الرجال کی جملہ کتب میں بصراحت الفاظ ضعف (ضعفہ، ھو ضعیف، منکر الحدیث، اکذب، غیر ثقہ) نقل ہیں۔ مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت عمر سے روایت نقل کی ہے، جو یوں ہے

''اتبعوا السواد الاعظم من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجہ عن انس''

اور ابن ماجہ نے ''کتاب الفتن، باب السواد الاعظم'' میں صرف ایک ہی حدیث روایت کی ہے، اور وہ حضرت انسؓ سے ہے، جس کے الفاظ مندرجہ حدیث سے کچھ مختلف ہیں، یعنی ''اتبعوا السواد الاعظم'' کی جگہ ''علیکم بالسواد الاعظم'' ہے۔

نیز حضرت عمرؓ سے روایت کنز العمال جلد اول میں ہے۔ شفیق پسروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیل اللہ علیہ السلام نمرود اور تمام قوم حتی کہ اپنے والد کی مخالفت مول نہ لیتے حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کے ہمراہیوں سے الگ نہ رہتے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے آسمان پر اٹھائے جانے کا سبب نہ بنتا۔ حتی کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش انبیاء مبعوث من اللہ نہ ہوتے، کہ کثرت کی اتباع لازمی تھی.........

لیکن یہ معنی صحیح نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر "کثرت واکثریت" کی مذمت بہت صریح الفاظ میں درج ہے، چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں،

(۱) وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُوْنَ ○ (کہ اکثر لوگ بے علم ہیں)، سورۃ اعراف ع [۲۳]، یوسف ع [۳]، ع [۸]، نحل ع [۵]، روم ع [۱]، ع [۴]، سبا ع [۳]، ع [۴]، مومن ع [۶]، حاشیہ ع [۳]

(۲) وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يُؤْمِنُوْنَ ○ (اکثریت ناس بے ایمان ہے)، سورۃ ھود ع [۲]، رعد ع [۱]، مومن ع [۶]

(۳) وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لاَيَشْكُرُوْنَ ○ (لوگوں کی اکثریت ناشکری ہے)، سورۃ بقرہ ع [۳۲]، یوسف ع [۵]

(۴) بَلْ اَكْثَرُ هُمْ لاَ يَعلمَوْنَ ○ (بلکہ اکثریت بے علم ہے)، سورۃ نحل ع [۱۵]، انبیاء ع [۲]، لقمان ع [۳]، زمر ع [۳]۔

(۵) وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُ هُمْ اِلاَّ ظَنًّا ،اِنَّ الظَّنَّ لَايُغْنِى مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا، اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْم"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا یَفعَلُونَ○ (یونس ع[۴]) یعنی ان کی کثرت ظن کی تابع ہے (اور) تحقیق ظن حق سے کچھ کفایت نہیں کرتا، اللہ بے شک ان کے کاموں کو جانتے ہیں،

(۶) بَلْ اَکْثَرُ ھُمْ لاَ یَعْقِلُوْنَ○ (بلکہ اکثریت بے عقل ہے)، سورۃ عنکبوت ع

(۷) وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُؤْمِنِیْنَ○ (اور ان کی اکثریت ایماندار نہیں ہے)، سورۃ شعراء ع[۱]، ع[۴]، ع[۵]، ع[۶]، ع[۷]، ع[۸]، ع[۹]، ع[۱۰]۔

(۸) کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُشْرِکِیْنَ○ (کیا تم گمان کرتے ہو کہ ان کی اکثریت سنتی ہے؟) سورہ روم ع[۵]۔

(۹) وَاَکْثَرُ ھُمَ لاَیَعْقِلُوْنَ○ (وہ اکثر بےعقل ہیں)، سورۃ حجرات ع[۱]، مائدہ ع[۱۴]۔

(۱۰) اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَکْثَرَھُمْ یَسْمَعُوْنَ○ (کیا تم گمان کرتے ہو کہ ان کی اکثریت سنتی ہے؟، فرقان ع[۴]

(نوٹ) یہاں سوالیہ انداز میں اکثریت کے سننے کی نفی ہے (یعنی اکثریت سنتی ہی نہیں عمل کیا کرے گی؟)

(۱۱) وَلٰکِنَّ اَکْثَرُ ھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ○ (لیکن انکی اکثریت بے علم ہے)، انعام ع[۴]، اعراف ع[۴]، انفال ع[۴]، یونس[۶]، قصص ع[۱]، زمر ع[۵]، دخان ع[۲]، طور ع[۲]۔

(۱۲) وَلٰکِنَّ اَکْثَرُ ھُمْ یَجْھَلُوْنَ○ (لیکن ان کی اکثریت جاہل ہے) انعام ع[۴]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) ولٰکِنَّ اَکْثَرُ ھُمْ لَایَشْکُرُوْنَO(وہ اکثر ناشکرے ہیں)یونس ع[۶]، نمل ع[۶]۔

(۱۴) ولٰکِنَّ اَکْثَرُ ھُمْ لِلحَقِّ کَارِھُوْنَO(ان کے اکثر افراد حق کو پسند نہیں کرتے)مومنون ع[۴]

(۱۵) واکْثَرُ ھُمْ الفَاسِقُوْنَO(ان کی اکثریت فاسق ہے)آل عمران ع[۱۲]، توبہ ع[۱]

(۱۶)اکْثَرُ ھُمْ الْکفِرُوْنَO(ان کی کثرت تعداد کافر ہے) نحل ع[۱۱]

(۱۷) واکْثَرُ ھُمْ کَاذِبُوْنَO(ان کی کثرت جھوٹی ہے)شعراء ع[۱۱]

(۱۸) وَامَاوَجَدْنَا لِاَ کْثَرِ ھِمْ مِنْ عَھْدٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَا اَکْثَرَ ھُمْ لفَاسِقِینَO (اعراف ع[۱۳])یعنی ہم نے ان کی اکثریت کو وعدہ پر قائم نہیں بلکہ فاسق پایا۔

(۱۹)فَابٰی اَکْثَرُ النَّاسِ اِلَّا کَفُوْرًاO(اکثریت ناس نے کفر کرتے ہوئے انکار کیا)،بنی اسرائیل ع[۱۰]، فرقان ع[۵]،

(۲۰) وَاِنَّ اَکْثَرَ کُمْ فَاسِقُوْنَO (اکثریت کا دعویٰ کرنے والو!) تمہاری اکثریت فاسق ہے)،مائدۃ ع[۹]

مجھ کو کیا کہ آئینہ کی حیرت دیکھوں
دیکھ تو آئینہ اور میری تیری صورت دیکھو

یہ تو تھا قرآن حکیم کی لافانی سیر سے "لفظ اکثر" کے ساتھ، کثرتِ تعداد کی مذمت، اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ قرآن میں "لفظ کثیر و کثرت" ملاحظہ فرمائیں، کہ اللہ عزوجل، علیم وخبیر نے "کثرت" کو قرآنی الفاظ و کلمات میں کیسے پکارا ہے اور شریعت مطہرہ کا "کثرت" کے بارے میں کیا حکم اور فرمان ہے۔

لفظ کثیر و کثرت:- ارشاد ہوتا ہے

(1) وَاِنَّ کَثِیْرًا مِنَ النَّاسِ عَنْ یَاٰتِنَا تَغَافِلُوْنَ٥(اور بے شک لوگوں کی کثرت ہماری آیتوں سے غافل ہے (یونس ۹)

(2) وَلَنْ تُغنی عَنْکُمْ فِئَتُکُمْ شَیْئًا وَّ لَوْ کَثُرَتْ وَاَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ٥ (کہ اکثریت کا دعویٰ کرنے والو!) تمہاری جماعت ہرگز تمہیں کفایت نہ کرے گی، اگرچہ (تعداد میں) زیادہ ہو، اور اللہ تعالیٰ مومنوں کے ساتھ ہیں)، سورۃ انفال ع ۲

(3) بنی اسرائیل پر اپنی نعمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، وَفَضَّلْنَا هُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ (بنی اسرائیل ع ۷) کہ ہم نے انہیں زیادہ پر فضیلت دی۔

(4) کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰہِ٥(بقرۃ ع ۲۳) کتنے ہی تھوڑی تعداد والے گروہ زیادہ تعداد والے گروہوں پر اللہ کے حکم سے غالب آ گئے۔

(5) وَاِنَّ کَثِیْرًا مِنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَکٰفِرُوْنَ٥ (روم ع ۱) لوگوں کی اکثریت رب کائنات کی ملاقات کی انکاری ہے۔

(6) وَاِنَّ کَثِیْرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُوْنَ٥ (مائدہ ع ۷) اور بے شک لوگوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت فاسق ہے۔

(7) وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا مِنْھُمْ فَاسِقُوْنَo (مائدہ ع ۱۱) لیکن ان کی کثرت فاسق ہے۔

(8) وَاِنَّ کَثِیْرًا لَیُضِلُّوْنَo (انعام ع ۱۴) کثرت البتہ گمراہ ہے

(9) ثُمَّ اِنَّ کَثِیْرًا مِنْھُم بَعْدَ ذٰلِکَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَo (مائدہ ع ۵) پھر ان کی اکثریت، اس کے بعد زمین میں حدود سے تجاوز کر جاتی ہے۔

(10) تریٰ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ (مائدۃ ع ۱۱) کہ، آپ نے ملاحظہ کیا ان کی اکثریت کو، کہ کافروں سے دوستی رکھتی ہے، وانّ کَثِیْرًا لَیُضِلُّوْنَ بِاَھْوَاھِھِمْ بِغَیْرِ عِلْمٍo کہ اکثریت اپنی خواہشات سے علم کے بغیر گمراہ کرتی ہے۔

(11) وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ ساء مَا یَعْمَلُوْنَo (مائدہ ع ۹) اور ان کی اکثریت برائی کرتی ہے۔

(12) وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ فٰسِقُوْنَo (حدید ع ۴) اوران کی اکثریت فاسق ہے۔

(13) وَتَرٰی کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِo (مائدہ ع ۹) اورآپ نے دیکھا، کہ ان کی اکثریت گناہ وزیادتی میں جلدی کرتی ہے۔

(14) وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا ھُمْo (ص ع ۱) اور بے شک اکثر شریک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں، لیکن مومن کہ جن کی تعداد تھوڑی ہے، ان باتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بچے ہوئے ہیں۔

(15) وکَثِیرٌ ” عَلَیْہِ الْعَذَابُ(حج ع ۲)اکثریت پر عذاب ثابت ہو چکا ہے۔

نوٹ:۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اکثریت جہنم میں جائے گی، کہ ہزار میں سے ایک جنت میں اور نو سو ننانوے جہنم میں۔

اسی طرح ارشاد فرمایا:۔

سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلاَّ فِرْقَۃً وَاحِدَۃً کہ میری امت کے تہتر فرقوں میں سے صرف ایک جنتی ہوگا، (باقی بہتر ۷۲ جہنم میں ....!)

فائدہ:۔

محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ اس جنتی فرقے سے مراد ”اہل حدیث“ ہیں۔

نیز، اللہ قادر کائنات فرماتے ہیں، کہ

قَلِیْلٌ مِنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرo(سبا ع ۲) میرے شکر گزار بندے تھوڑے ہی ہیں۔

نوٹ:۔

اب خود ہی بتایئے کہ ہم کیا کہیں؟ ہر آیت صریح، ہر حوالہ واضح .... بہر حال، مزید ملاحظہ کیجئے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ٥ (الصّٰفّٰت ع ۲) البتہ گمراہ تھے پہلے لوگوں کے اکثر

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُ هُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ٥ (یوسف ع ۱۲) کہ اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے، بلکہ مشرک ہوتے ہیں۔

نوٹ:-

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں صاحب "جامع البیان" لکھتے ہیں

(وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ) فِي الْاِقْرَارِ بِخَالِقِيَّتِهٖ (اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ٥) لِعِبَادَتِهِمْ اَنَّهُمْ اِذَا قِيْلَ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَهُمْ يُشْرِكُوْنَ بِهٖ، وَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اَنَّ هٰذَا فِي الْمُنَافِقِيْنَ کہ یہ مانتے ہوئے کہ زمین وآسماں کا خالق صرف اللہ ہے، (زمین والوں میں سے) اکثر، اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں،

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں، یہ منافقوں کا وصف ہے گویا اکثریت اہل ارض منافق ہے

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَ هُمْ شَاكِرِيْنَ٥ (اعراف ع ۲) اے اللہ! تو ان کی اکثریت شکر گزار نہ پائے گا،

سورہ یوسف کی آیت نمبر ۳۸ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ٥ کہ اکثر لوگ ناشکرے ہیں

فائدہ:- اس آیت کی تفسیر میں امام المفسرین امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں۔

"ای لَا يَعْرِفُوْنَ نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ" کہ (اکثر لوگ) اپنے اوپر کی گئی نعمتوں کو نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہچانتے"۔

"جامع البیان" میں ہے، "بَلْ یَعْرِضُوْنَ عَنْهُ (بلکہ اکثریت نعمت الٰہی سے اعراض کرتی ہے)"

بریلوی حضرات کے تاج المفسرین جناب مولوی نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں۔

"(اکثر لوگ) اس کی عبادت بجا نہیں لاتے اور مخلوق پرستی کرتے ہیں"۔ کیا خوب لکھا ہے؟ ہر بات واضح ہو گی ہے!

بیخ کنی:-

آیئے اب آپ کو "سواد اعظم" سے اکثریت مراد لینے والوں کی "بیخ کنی" آیة مبارك اور اس کی تفسیر میں چند اقوال مفسرین بتائیں،

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ○ (انعام ع ۱۴)

(ترجمہ از جناب احمد رضا خان بریلوی):- اور اے سننے والو! زمین میں اکثر وہ لوگ ہیں، کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں، وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

اسی آیۃ مبارکہ کی تفسیر میں امام ابن کثیرؒ رقم طراز ہیں، کہ

"يُخْبِرُ تعالىٰ عَنْ حَالِ اَكْثَرِ هْلِ الْاَرْضِ مِنْ بَنِي آدَمَ اَنَّهُ الضَّلَالُ كَمَا قَالَ (وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ○) وَقَالَ تَعَالىٰ (وَمَا اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمؤمنین) وَهُمْ فِی ضَلالھم لَیسُوْا عَلَی الیَقِیْنِ فِی اَمْرِ ھِمْ واِنّمَا فِیْ ظَنُوْن کَاذِبَۃٍ وَحُسْبَان باطِلَ

یعنی اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا ہے، کہ زمین میں بسنے والے اکثر بنی آدم گمراہ ہیں، کیونکہ جھوٹے اور باطل گمانوں کے تابع ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ولقد ضل قبلھم اکثر الاولینo" اور "وما اکثر الناس ولو حرصت بمومنینo"

امام محمد امین بن محمد مختار المصری اپنی تفسیر "اضواء البیان فی ایضاح القرآن" میں اسی آیۃ مقدسہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

"ذکر فی ھذا آلآیۃ انّ اطاعۃ اکثر اھل الارض ضلال بیّن الخ........."

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کثرتِ اہلِ ارض کو گمراہ بتایا ہے،...... اسی طرح قرآن حکیم کے متعدد مقامات پر ایسی آیات تفسیر ہیں جو اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ اکثریت گمراہ ہے، تفسیر "عبیان السبحان" میں ہے۔

"گروہ حق تعداد میں ہمیشہ کم ہوتا ہے، اکثر لوگوں کو تحقیقی و وہمی باتوں میں امتیاز نہیں ہوتا"

"جامع البیان" کی تفسیر یہ ہے کہ۔

"(وَاِنْ تُطِعْ مَنْ فِی الْاَرْضِ) فان اکثرھم علی الضلال (لَیُضِلُّوكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ) الموصل (اِنْ تبعُونَ الظَّنَّ) فان دینھم ظنٌّ وھوی لم یاَ خذوہ عن بصیرۃ (وَاِنْ ھُمَ اِلاَّ یَخرُصُوْنo) یکذبون علی اللہ۔

یعنی زمین والوں کی اکثریت گمراہ و بے دین ہے، ان کا دین گمان و خواہشات ہے، وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصیرت سے کام نہیں لیتے اور اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

ختم ہو گی نہ زندگی کی تھکن　　　　خواب زاروں سے لوٹ آؤ کبھی

اس آیت کے ضمن میں "تدبر قرآن" میں لکھا ہے۔

"اکثریت کا غوغا حق ہونے کی دلیل نہیں"۔

"تفہیم القرآن" میں ہے

"بیشتر لوگ قیاس وگمان میں ہیں،

آج اکثریت کا سب سے زیادہ شور مچانے والوں کے "تاج المفسرین سید نعیم الدین مراد آبادی" لکھتے ہیں۔

(اکثر لوگ) اپنے جاہل اور گمراہ باپ دادوں کی تقلید کرتے ہیں، بصیرت وحق شناسی سے محروم ہیں۔

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
انہی کی محفل سنوار رہا ہوں، چراغ میرا ہے رات انکی

دو سو گدھے:۔

اسی طرح ان کے "حکیم الامت احمد یار خان گجراتی" (اسی آیت کی تفسیر میں) لکھتے ہیں

"پہلا فائدہ اللہ اور رسول کے مقابلے میں کسی کی پیروی نہیں کرنی چاہیے! خواہ کوئی بڑا آدمی ہو، یا بڑی سے بڑی جماعت........!

دوسرا فائدہ کثرت رائے وغیرہ مشورہ میں معتبر ہے نہ کہ دینی، شرعی نصوص احکام میں۔ رب کی مانو، اس کے مقابل سب کی نہ مانو، یہ فائدہ بھی "اِنْ تُطِعْ الخ" سے حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔

یہاں جمہوریت لعنت ہے "دو ۲۰۰ سو گدھوں" کے دماغ میں وہ بات نہیں آسکتی جو ایک مرد کامل کے دماغ میں آسکتی ہے" (تفسیر نعیمی جلد ۸ تفسیر آیۃ ھذہ)

" فی ظلال القرآن الامام السید قطب جلد ۳ صہ ۱۱۹۵ " پر ہے۔

"لقد کان اکثر فی الارض کما ھوالحال الیوم بالضبط من اھل الجاھلیة"

کہ۔ قسمیہ بات ہے، کہ زمین کی اکثریت (جیسا کہ آج کل ہے) جاہل ہے۔

امام عبدالرحمن السعدی "تفسیر کلام المنان" میں لکھتے ہیں۔

"فانّ اکثرھم قدانحرفوافی ادیانھم و اعمالھم، وعلومھم" (کلام المنان جلد ۲ صہ ۴۶۳)

بے شک اکثریت اپنے دین، عمل اور علوم سے منحرف ہے۔

امام نسفی "مدارك التنزیل" میں رقمطراز ہیں۔

"(اکثر من فی الارض) ای الکفار لانھم الاکثرون"

"اکثر من فی الارض" سے کفار مراد ہیں، کیونکہ انہی کی اکثریت ہے، دوسری معنوں میں "اکثریت کفار کی ہے" (مدارک التنزیل جلد ۲ صہ ۷۶)

اس آیت کے شان نزول میں جملہ مفسرین متفق ہیں، کہ

"مشرکین مکہ کہا کرتے تھے، تم اپنا مارا کھالیتے ہو، مگر رب کا مارا نہیں کھاتے، دیکھو ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ ہیں اس لئے ہمارے ساتھ مل جاؤ اور مردار کھالیا کرو۔

ان کی یہ بات سن کر رب کعبہ و کائنات نے تنبیہ فرمائی

"خبردار! اہل ارض کی کثرت کے دام میں نہ الجھنا، وہ تمہیں گمراہ کردیں گے"

حاصلِ بحث:۔

اس تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے، کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اکثریت کی پر زور مذمت کی ہے (میرے ناقص علم کے مطابق صرف قرآن پاک میں قریباً ۸۴، مقامات پر کثرت کی مذمت ہے) کیونکہ بقول باری تعالیٰ کثرت تعداد، فاسقین، مشرکین، جاہلین، معرضین عن الاسلام، بے علموں، ناشکروں، بے عقلوں، مفسدوں اور کافروں وغیرہ کی ہے اور یہ تمام (کثرت) گمان، خواہشات اور ظن کے تابع ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے "**اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول**" کے ضمن میں، کثرت کی اطاعت سے منع فرمایا، کہ اللہ کے مقابل کسی کی پیروی نہیں کرنی چاہئے، خواہ وہ بڑی سے بڑی جماعت ہی کیوں نہ ہو۔

گمان کیا ہے؟ مندرجہ بالا آیات و حوالہ جات میں جگہ جگہ اکثریت کی اتباعِ ظن و ھویٰ کا تذکرہ ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ظن اور گمان کے بارے میں کچھ وضاحت کردوں،

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں " **اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا** (یونس) کہ گمان حق سے کفایت نہیں کرتا، (یعنی حق اور گمان متضاد ہیں)۔

ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے، **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ**" (حجرات) کہ ایماندارو! زیادہ گمان سے بچو، کہ گمان گناہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے

"قال رسول اللہ ﷺ "ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث" کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گمان سے بچو، یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔

مولوی نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں۔

"اٹکل سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی، بلکہ جسے اللہ رسول حلال کریں وہ حلال اور جسے حرام کریں وہ حرام" یعنی ظن اور گمان اور قرآن و سنت رسول ﷺ آپس میں متضاد ہیں اور اکثریت اللہ و رسول کو چھوڑ کر جھوٹی باتوں کی تابع ہو کر گنہگار بن رہی ہے اور قلت اللہ رسول کی تابع ہے۔

ایک اشکال:۔

ان تمام آیات و حوالہ میں کثرت کی مذمت ہے اور بہت ہی صریح بھی، انہیں دیکھنے کے بعد ذہن میں ایک اشکال ابھرتا ہے، کہ اگر "کثیر" برائی پر ہے، تو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ "یَهْدِی بِهٖ كَثِیْرًا" (بقرہ ع ۳) تو کیا یہ کثیر بھی حکم ضلال میں ہے؟

اس اشکال کو رفع کرنا آبگینے کے توڑنے سے کہیں آسان ہے

ہنستے تو ہیں پر دیکھنا روئیں گے رقیب — لب خنداں کی قسم، دیدہ گریاں کی قسم

یہاں کثیر بحیثیت تعداد نہیں، بلکہ بحیثیت منزلت ہے۔

کیوں کہ اس سے پہلے ارشاد ہوا "یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا (کہ اکثریت کو اللہ تعالیٰ اس مثال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ گمراہ کرتے ہیں)

تو ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ گمراہ اور ہدایت یافتہ دونوں کثیر کیسے ہو سکتے ہیں کہ ایک کثیر ہوگا اور دوسرا قلیل، ورنہ دونوں برابر (متساوی یا مساوی)۔

چنانچہ امام بیضاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

" وَکثرۃ کل واحد من القبلیشین بالنظر الیٰ انفسھم لا بالقیاس الی مقابلیھم فان المھدیین قلیلون بالاضافۃ الیٰ اھل الضلال کما قال اللّٰہ تعالی (وقَلِیْل" مِنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ) ویحتمل ان یکون کثرۃ الضالین من حیث العددو کثرۃ المھدیین باعتبار الفضل و الشرفُ کما قال

قَلِیْل" اِذَا عُدُّوَا وکَثِیْر"اِذَا شَدُّ وَا

وقال ۔ ان الکرام کثیر فی البلادوان قُلُّوا غیر ھم وان کثروا!

(تفسیر بیضاوی صہ ۵۳،۵۴)

یعنی دونوں گروہوں (اھل ضلال و اھلِ ھدیٰ) نظر کے ساتھ کثرت میں ہے نہ کہ قیاس کے ساتھ (یعنی یہ نظری کثرت ہے قیاسی نہیں) کیونکہ مھدی (ہدایت یافتہ) اہل ضلال (گمراہوں) کی نسبت تھوڑے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "کہ مرے شکر گزار بندے تھوڑے ہیں" اور احتمال ہوگا کہ گمراہوں کی کثرت تعداد کے حساب سے ہے، اور ہدایت یافتوں کی کثرت فضل اور شرف کے لحاظ سے ہے، جیسے کسی (عربی شاعر) کا کہنا ہے کہ جب تم (نیکوں کو) گنو گے تو تھوڑے ہوں گے اور عزت میں کثیر ہوں گے، ایک اور (عربی شاعر) کا کہنا ہے، کہ عزت دار شہروں میں کثیر ہیں، اگرچہ تعداد کے حساب سے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں سے کم ہیں۔ صہ ا

اسی طرح رسول پاک ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ "الخیر کثیرو من یعمل بہٖ قلیل" (رواہ الطبرانی فی الاوسط) کہ بھلائی تو بہت ہے، مگر نیکوکار تھوڑے ہیں۔

بہر حال ہم اپنی بحث کی طرف مڑتے ہیں پہلی آیات کی طرح ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

(۲۱) قُل لاَّ یَسْتَوِی الخَبِیْثُ وَ الطَّیِّبُ وَلَو اَعْجَبَكَ كَثرةُ الخَبِیْثِ، فَاتَّقُوْاللّٰهَ یا اُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo (مائدہ ع ۱۴) کہ اے نبی ﷺ! لوگوں کو کہہ دیں، کہ برائی اور اچھائی برابر نہیں ہو سکتی، اگرچہ برائی کی کثرت متعجب کرے، (کثرت کی بجائے) عقلمندو! اللہ سے ڈرو تاکہ کامیاب ہو سکو۔

میں اس پر کسی طرح کا تبصرہ یا نوٹ نہیں لکھنا چاہتا، آیۃ مندرجہ خود ہی اتنی واضح ہے کہ ہر ذی شعور، صاحب فہم و فراست اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔

(۲۲) اسی طرح ایک جگہ رسول اللہ ﷺ کے ایک واقعے کو دھراتے ہوئے کہا

اِذا اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَ تُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیكُمْ الْاَرْضَ بِمَارَ حُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُم مَدْ بِرِیْنَo (توبہ ع ۴)

صہ ا [illegible] لکھتے ہیں

"واهل الهدى كثير فى انفسهم وانمايو صفون بالقلة بالقياس الى اهل ضلال ولان القليل من المهتدين كثير فى الحقيقة وان قلوا فى الصورة

انّ الكرام كثير فى البلاد وان قلوغير هم وان كثروا (مدارك التنزيل جلد اول صہ ۴۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جب تم اپنی کثرت پر نازاں تھے، تو تمہاری کثرت نے تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا، زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی اور تم پشتیں پھیر کر بھاگ نکلے۔

فائدہ:-

گویا اللہ عزوجل کو کثرت پر فخر کرنا پسند نہیں، خواہ وہ کوئی کرے، قرآنی آیات کی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"قوم صالحون قليل في ناس سوء كثير۔ (رواہ الطبرانی واحمد مرفوعاً) کہ نیک قوم قلیل تعداد میں ہوتی ہے اور برائی والی زیادہ، ایک اور مقام پر فرمایا۔

"الخير كثيرو من يعمل به قليل" (رواہ الطبرانی فی الاوسط) کہ نیکی بذات خود زیادہ ہے، مگر نیکوکار قلیل حجت الاسلام شاہ ولی اللہ محدث دھلویؒ اپنی بے نظیر کتاب "حجتہ اللہ البالغہ" میں تحریر کرتے ہیں۔

" لاحجة في قول احد دون رسول الله صلى الله عليه وسلم وان كثروا ولا في قياس ولا في شئي و ماثم الا طاعة الله ورسوله" (حجتہ البالغہ صہ ۱۵۷)

کہ اللہ و رسول ﷺ کے علاوہ کسی کے، کسی قول، قیاس وغیرہ میں کوئی دلیل قابل قبول نہیں، اگرچہ وہ زیادہ تعداد میں ہو، لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت (اکثریت کے مقابل) لازم ہے۔

۔ وهيهات كل في الديانة تابع اباه كان الدين بالاب والجد

تاریخ......؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ تاریخ انسانی خصوصاً تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں، تو معلوم ہو گا کہ حق کے علمبردار ہر دور میں کم رہے ہیں اور اتبعو السواد الاعظم سے مراد زیادہ تعداد والی جماعت نہیں ہے کیونکہ اگر یہ مطلب ہوتا تو جب رسول اللہ ﷺ کے مقابل دشمنان اسلام کی کثرت تھی۔ ہجرت کے وقت مدینہ میں بھی غیر مسلموں کی تعداد کہیں زیادہ تھی، (مگر اتباع کثرت نہ ہوئی)

مقام بدر پر بھی کفار مسلمانوں سے کئی گنا زائد تھے، مگر اصحاب رسول ﷺ نے زیادہ کی اتباع نہ کی (کیونکہ ارشاد نبوی تھا، الخیر کثیر ومن یعمل بہ قلیل) علی ھذا القیاس۔

امام مالک و امام احمد بن حنبلؒ نے ہزاروں علماء کی مخالفت کر کے دار و رسن کو قبول کیوں کیا؟

امام ابو حنیفہؒ جیل کی مشقتیں کیوں سہتے رہے؟ امام شافعی و امام بخاری علیھما الرحمت طعن و تشنیع برداشت نہ کرتے، اور آلام و مصائب کا نشانہ نہ بنتے، سعید بن جبیرؒ کی گردن تن سے جدا نہ ہوتی، ابن زبیرؓ سولی پر سوار نہ ہوتے۔ خباب بن ارت سولی پر نہ چڑھتے۔

غرضیکہ تاریخ اسلام ایسے مردان اثبات کے واقعات اور تذکروں سے بھری ہے، جنہوں نے حق کے خلاف (ہمیشہ) اکثریت سے دشمنی مول لی۔

ایک سوال؟

اسی طرح جو لوگ "اتبعو السواد الاعظم" سے کثرت کا معنی کر کے، تقلید کا طوق پہنانا چاہتے ہیں وہ بتائیں تو سہی کہ تقلید تو ۴۰۰ھ میں شروع ہوئی ہے۔ اس وقت کثرت تو غیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقلدوں کی تھی، پھر تقلید کا آغاز کیوں ہوا؟ کیا اس وقت یہ حدیث موجود نہ تھی؟ اگر موجود تھی تو کیا اس وقت اس کے معانی کچھ اور تھے؟ ۔۔۔۔۔این چہ بو العجبی است

آج کے دور میں بھی اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو معلوم ہوگا کہ،

بھارت میں مسلمان قلیل اور ہندو وغیرہ کثیر ہیں پھر کیا تمام مسلمان اسلام ترک کر کے (گلی وکوچہ میں) "ہرے کرشنا، ہرے راما" کے نعرے مارتے پھریں؟

امریکہ، یورپ وغیرہ میں مسلم کم اور غیر مسلم اکثر ہیں، کیا تمام مسلمان غیر مسلم ہو جائیں۔

چین وروس میں سوشلسٹ وکیمونسٹ مسلمانوں سے تعداد میں کہیں زیادہ ہیں، کیا ان علاقوں کے اہل اسلام، سوشلزم اور کیمونزم کو قبول کرلیں؟

پاکستان میں بھی بے حیائی وفحاشی کے دلدادہ زیادہ تعداد میں ہیں، جبکہ مومن اور حق پرست، دیندار بہت ہی کم ہیں سینما گھر آباد اور مساجد غیر آباد ہیں۔۔۔ پھر اے اہل ظن و ھویٰ!

کیا۔۔۔ اللہ کے نام کا ذکر کرنے والے، محبت رسول ﷺ کا دم بھرنے والے۔۔۔ اطاعت کثرت کرتے ہوئے بے حیاو بے شرم ۔۔۔ بے دین و بے ایمان ہو جائیں۔۔۔؟..........

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!

کتنا غلط و بے بجاو مطلب و مفہوم ہے، کیا یہ دین حق اسلام، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی بے ادبی اور گستاخی نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ شریعت مطہرہ اور حقیقت مقدسہ سے صریح مذاق نہیں! کیا یہ مردان حق کے تذکروں کی تکذیب و تردید نہیں؟

؎ کہاں ہے ناقہ؟ تیرے تو کان بجتے ہیں مجنوں — قسم ہے مجھے صدائے درا کے آنے کی

دل لگتی!

مولانا محمد شاہجانپوریؒ "الارشاد" میں کیا دل لگتی فرما گئے ہیں کہ "کوئی کہتا ہے کہ کثرت سے مقلدین ہی ہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے حق پر وہی ہیں، لیکن یہ دلیل محض اک شبہ ہے، اللہ تعالیٰ نے کثرت کو حقانیت کی پہچان کا معیار کہیں نہیں قرار دیا، اور نہ کہیں فرمایا کہ جو زیادہ ہوں وہی حق پر ہیں، بلکہ اہل حق تو قلت کے لفظ سے تعبیر کئے گئے ہیں "الا الذین منوا و عملوا الصلحت و قلیل ماھم وقلیل عبادی الشکورo"

اور پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام نے بھی ایک ہی طائفہ کو حق پر قرار دیا (اور وہ طائفہ اہلحدیث ہی ہے) تم اپنے زمانے میں مردم شماری کے لحاظ سے دیکھو اور پھر ان سے شیعہ خارجی وغیرہ کو علیحدہ کر دو اور صرف ان کو جو اہل سنت کہلاتے ہیں دیکھو تو اور کم رہ جائیں گے اور کفار زیادہ ہو جائیں گے۔

پھر مقلدین میں جو آپس میں اختلاف ہے۔ مثلاً کوئی دیوبندی ہے، کہ وہ دوسرے مقلدین کو مشرک بدعتی اور گمراہ قرار دیتا ہے اور کوئی معمولی حنفی (بریلوی) جو ان کو (دیوبندیوں کو) وہابی اور گمراہ قرار دیتا ہیں۔

ان میں سے ایک فرقہ اپنی جماعت چھانٹ کر دیکھے جس کو راہ راست پر خیال کرتا ہے اور باقی سب کو گمراہ تو بہ نسبت تمام آدمیوں کی کس قدر کم بیٹھیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہیں کوئی زیادتی کو علامت حقانیت اور قلت کو ناحق کیسے کہہ سکتا ہے، اسی طرح سلطنت کا حال دیکھو آج خود مختار حکومتیں کفار کی کتنی ہیں؟ اور مسلمانوں کی کتنی ہیں؟

اس لئے جو اصحاب "السواد الاعظم" سے دلیل غلط لاتے ہیں وہ کتنی بڑی غلطی پر ہیں۔

اصل مفہوم......!

سنئے کیونکر کہہ سب کار الٹا   ہم الٹے ، بات الٹی، یار الٹا

اب ذرا "اتبعوا السواد الاعظم" کا اصل مفہوم ملاحظہ فرمائیں۔

شریعت مطہرہ میں اکثریت کی پرزور مذمت ہے، اس لئے اس کا معنی "کثرت کی اتباع" نہیں ہو سکتا۔

اور پھر کتب لغت اس معنی کی نفی بھی کرتی ہیں، کیونکہ از روئے لغت "السواد" کا معنی سیاہی، سرداری کرنا سردار ہونا اور وجود یعنی جماعت ہے۔

جبکہ لفظ "اعظم" مشتق ہے "عظم" سے جس کا معنی "بڑے ہونا، بڑائی ظاہر کرنا ہے اس لئے اعظم کا معنی "بڑا" ہوا۔ جیسا کہ اصطلاح عام و خاص میں "محدث اعظم، قائد اعظم، امام اعظم، وغیرہ ہیں۔ جب بھی کسی اہل علم سے اس کا معنی کرایا جائے گا وہ اس کا معنی "بڑائی کرے گا" تعداد کی زیادتی نہیں"۔

آپ کوئی بھی لغت کی کتاب اٹھائیں لفظ "اعظم" کا معنی "بڑا" ہی ہوگا۔ اس لئے یہ کہنا کہ "السواد الاعظم" سے زیادہ تعداد والی جماعت ہے، غلط ہے، بالکل غلط ہے۔

عام مثال:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ایک عام مثال کو مد نظر رکھتے ہوئے خود ہی "السواد الاعظم" کا مطلب نکالئے کہ بڑی جماعت سے مراد کثرت تعداد والی جماعت ہے، یا مرتبہ و عظمت والی جماعت، سوادِ اعظم ہے۔۔۔؟

"اگر کوئی سکول یا مدرسہ میں جائے، اور پوچھے..... "آٹھویں جماعت بڑی یا پہلی؟"
تو ہر ذی شعور اس کا مذاق اڑاتا ہوا جواب دے گا کہ نادان! تجھے اتنا بھی علم نہیں کہ آٹھویں جماعت بڑی ہے!

(خواہ پہلی میں سینکڑوں طلباء ہوں اور آٹھویں میں چند ایک)

بالکل ایسے ہی بقول امام محمد بن اسلم طوسی رحمتہ اللہ علیہ

"اگر ایک ہی متبع سنت رہ جائے تو وہی سواد اعظم ہے۔

بعضوں نے کہا ہے، کہ سواد اعظم سے مراد وہ ہے جو حق پر قائم ہو۔ خواہ تعداد میں قلیل ہو۔ (لغات الحدیث صہ ۲۰۰ جلد ۳)

حافظ ابن قیم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

" واعلم ان الاجماع والحجة والسواد اعظم هوالعالم صاحب الحق وان كان وحدهٗ وان خالفهٗ اهل الارض (اعلام الموقعین جلد ۳ صہ ۳۹۷)

یعنی جاننا چاہئے کہ بے شک اجماع، حجت اور سواد اعظم سے مراد حق والا عالم ہے اگرچہ وہ اکیلا ہو اور ساری زمین کے (تمام) باسی اس کے مخالف ہوں"۔

جناب ملا علی قاری حنفی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "مرقاۃ شرح مشکواۃ" جلد اول صہ ۲۰۶ پر اسی حدیث کے ضمن میں رقمطراز ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وقیل الکتاب والسنۃ لکثرۃ معانیھما، وقیل کلعالم عامل بالکتاب والسنۃ"

واتبعو السواد الاعظم یدل علی ان اعاظم الناس العلماء وان قل عدد ھم ولم یقل الاکثر لان العوام والجھال اکثر عدد ... (مرقاۃ جلد اول صہ ۲۰۶)

کہ بعض ائمہ نے سواد اعظم سے کتاب و سنت اور بعض محدثین نے ہر کتاب و سنت پر عامل مراد لیا۔۔۔ اور "اتبعو االسواد الاعظم" دلالت کرتا ہے کہ لوگوں کے بڑے علماء ہیں۔ اگرچہ ان کی تعداد قلیل ہو اور "اعظم" سے مراد "اکثر" نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ عوام اور جہال کی کثرت ہے۔

نوٹ :- اب ~ آئینہ دکھلائیں تو دکھلائیں کس کو   بدنما اپنے ہی چہرے نظر آئیں کس کو

میں کیا کہوں کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھا رہا ہے، اور جب جادو سر چڑھ کر بولتا ہو، گردش مقدر بن ہی جاتی ہے حالات کی یا دماغ کی"۔۔۔!

جلیل المرتبت تابعی حضرت عمرو بن عون اودی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔

"صحبت افقہ النّاس عبداللّٰہ ابن مسعود، فسمعتہٗ یقول علیکم بالجماعۃ فان یداللّٰہ علی الجماعۃ، ثم سمعتہٗ یومًا من الایامِ وھو یقول سیولی علیکم ولاۃ یوخرون الصلواۃ عن مواقیتھا، فصلوا الصلواۃ لمیقا تھا فھی الفریضۃ و صلوا معھم فانھا لکم نافلۃ قال قلت یا اصحاب محمد ماادری ماتحدثون قال و ما ذاک؟ قلت تامرنی بالجماعۃ و یحضنی علیھا ثم تقول لی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل الصلواۃ وحدك وهی الفريضة، وصل مع الجماعة وهی نافلة، قال یا عمرو بن میمون قدکنت اظنك من افقه اهل هذه القرية،، اتدری مالجماعة؟ قلت لا، قال ان جمهور الجماعة هم الذين فارقوالجماعةَ الجماعة ماوافق الحق وان كنت وحدك وفي لفظ آخر فضرب على فخذی وقال ويحك ان جمهور النّاس فارقوا الجماعة وان الجماعة ما وافق طاعة اللّٰه تعالیٰ

(اعلام الموقعین جلد ۳ صہ ۳۹۷)

کہ عمر بن میمون اودیؒ فرماتے ہیں۔

میں نے لوگوں کے سب سے بڑے فقیہ عبداللہ بن مسعودؓ کی صحبت میں، ان سے سنا کہ "جماعت کو تھامے رکھو، کیونکہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے" پھر ایک دن فرمایا "عنقریب تم پر ایسے حکمران حاکم ہونگے جو نماز کو بلاوقت تاخیر سے ادا کریں گے لیکن تم وقت پر نماز ادا کرنا، وہ نماز تمہارے لئے فرض ہوگی پھر ان حاکموں کے ساتھ (باجماعت) ادا کرنا وہ تمہاری نفلی نماز ہوگی۔

میں نے کہا، اے اصحاب محمدؐ! میری سمجھ میں تمہاری بات نہیں آئی، انہوں نے دریافت کیا وہ کیسے؟ میں نے جواباً کہا کہ آپ نے ہی جماعت تھامنے کی تلقین کی، اور آپ ہی جماعت کے مقابل اکیلے کی نماز کو افضل بتارہے ہیں، ایں چہ معنی دارد؟

عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا، اے عمرو بن میمون میں تجھے اس بستی والوں کا بڑا فقیہ سمجھتا تھا، لیکن تمہیں معلوم ہے جماعت کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا۔

"جمہور تو جماعت کو چھوڑ چکے ہیں، جماعت تو وہ ہے جو حق پر ہو، چاہے تم اکیلے کیوں نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو"

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے میری رانوں پر (تعجباً) ہاتھ مارا اور کہا "ویحك"

"جماعت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے"

؎ اہل حدیث ہوں غیروں سے واسطہ کیا بے فیض ٹہنیوں پہ کیوں رکھوں آشیانہ

کہ میں کثرت کی پیروی کیوں کروں، جبکہ جماعت سے قرآن و سنت کا حامل مراد ہے اور الحمدللہ میں (اہلحدیث) قرآن و سنت کا ہی تھامنے اور ماننے والا ہوں۔

نعیم بن حمادؒ فرماتے ہیں

اذا فسدت الجماعة وفعليك بما كانت عليه الجماعة قبل ان تفسد وان كنت وحدك فانك انت الجماعة حينئذٍ ذكرهما البيهقي و غير هم ---(اعلام الموقعین جلد ۳ صہ ۳۹۷)

کہ جب جماعت بگڑنے لگے، چاہے تم اکیلے ہی کیوں نہ ہو، (اس وقت تمھی جماعت ہو امام بیہقی نے ان دونوں اقوال کو ذکر کیا ہے۔

ابو شاہد عبدالرحمٰن بن اسمٰعیلؒ اپنی کتاب "الحوادث والبدع" میں لکھتے ہیں کہ۔

چاہے اس حق کے اپنانے والے قلیل تعداد میں ہوں اور اس کی مخالفت کرنے والے زیادہ ہوں"

یہی ابو شاہدؒ حضرت ابن مبارک کے واسطے سے امام حسن بصریؒ کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں سنت غالیوں کے غلو اور سنت سے بھاگنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کی شدت کے پیچ پیچ ہے اللہ تم پر رحم کرے تم سنت کی راہ پر صبر کا دامن تھامے رہو، پچھلے لوگوں میں بھی سنت پر چلنے والے بہت تھوڑے تھے جس طرح انہوں نے صبر سے زندگی گزاردی، تم بھی ویسا ہی کرو"

حضرت امام محمد بن اسلم طوسی رحمتہ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے بالاتفاق امام اور سنت کے بہت بڑے شیدائی اور عاشق تھے وہ فرماتے ہیں۔

"اگر ایک ہی متبع سنت ہو وہی سواد اعظم ہے"۔۔۔(لغات الحدیث جلد ۳ صہ ۲۰۰)

انھی محمد بن اسلم طوسی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے کے علماء سے دریافت کیا گیا کہ "اتبعوا السواد الاعظم" سے کیا مراد ہے؟ تو ان تمام علماء نے فرمایا" وہی تو محمد بن اسلم ہے"۔

امام ابن قیمؒ اپنی لاجواب کتاب اعلام الموقعین جلد ۳ کے صہ ۳۹۷ پر اس واقعے کو یوں نقل کرتے ہیں۔

وقال بعض الائمة قدذكر لهٗ السواد الاعظم، فقال اتدری ماالسواد الاعظم هو محمد بن اسلم الطوسی واصحابه

امام احمد بن حنبلؒ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے، امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں۔

"وكانت القضاة حينئذ والمفتون والخليفة واتباعه كلهم هم الشذون وكان الامام احمد وحده وهو الجماعة" (اعلام الموقعین جلدو صہ ۳۹۷)

کہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے وقت تمام قاضی، مفتی، خلیفہ اور اس کے پیروکار ایک طرف اور امام احمد بن حنبلؒ اکیلے ایک طرف تھے، اس وقت امام احمد بن حنبلؒ اکیلے جماعت تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن جوزیؒ "تلبیس ابلیس" میں فرماتے ہیں کہ حضرت سفیانؒ نے یوسف بن اسباطؒ کو کہا۔

"اذا بلغك عن اخر بالمشرق انّه صاحب سنة مابعث اليه بالسلام واذا بلغك عن اخر بالمغرب انه صاحب سنة مابعث اليه مالسلام فقدقل اهل السنة"

کہ اگر مجھے پتہ چلے کہ مشرق میں اہل سنت ہے تو اسے سلام بھیجا (اس طرح) اگر تجھے معلوم ہو کہ مغرب میں ایک اہل سنت ہے، تو اسے سلام بھیجنا، کیونکہ اہل سنت قلیل ہیں۔

امام رازی علیہ الرحمۃ المغفرۃ "تفسیر کبیر" میں رقم طراز ہیں کہ

"سواد اعظم وہ ہے جو کتاب و سنت کے تابع ہو"

"وان ماسوا ها لايلتفت اليهم وان امتلاء العالم منهم" کہ جو کتاب و سنت کے علاوہ کس چیز پر عمل کرتا ہے وہ قابل توجہ نہیں، اگرچہ اس جیسوں سے جہاں پر ہو"

اور الجماعۃ کے معنی میں فرماتے ہیں

"الجماعة دالة بجماعة اهل الحق وان قلو" یعنی جماعت سے مراد اہل حق ہیں اگرچہ کم ہوں،

جناب ملاں علی قاریؒ (تعصب کا پردہ چاک کرتے ہوئے) فرماتے ہیں

"انّ فهيم من الصفات المرجية ماتقوم مقام العدد الكثيرمن غير هم و قد قيل في الحديث عليكم بالسواد الاعظم الاورع الاسلم انتهى مختصراً"

یعنی جب کہ سواد اعظم سے مراد پرہیز گار ہو تو کثرت عوام کو کسی مسئلہ کی صحت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل لانا، کوئی حیثیت نہیں رکھتا"۔

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"عن سفیان لو ان فقیهًا علی راس جبل لکان هو الجماعة"(مرقاۃ جلد اول صہ ۲۰۵)

کہ حضرت سفیان سے روایت ہے، اگر کوئی ایک فقیہ کسی ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہو، وہی جماعت ہے، آگے چل کر اسی حدیث (اتبعوا السواد الاعظم) کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"(مَنْ شَذَ) ای فی الدین یخرجه عن متابعة الاکثرین (شُذَّفِی النّارِ)

کہ جو دین میں اکثریت کی پیروی کرتے ہوئے الگ ہوا وہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مرقاۃ جلد اول صہ ۲۰۶)

صاحب "ابطال الباطل" حدیث "لایزال طائفة من امتی حتّی تقوم الساعة" کے تحت فرماتے ہیں۔

"فحاصل الحدیث لایزال طائفة قلیلة من امتی منصورین بالحجة والبرهان"

کہ اس حدیث کا حاصل (بحث) یہ ہے کہ قلت تعداد والا گروہ (اللہ کی طرف سے) حجت اور برہان کے ساتھ مدد کیا گیا ہے، اور یہ گروہ ہمیشہ قائم دائم رہے گا"

نوٹ:۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی حدیث کے ضمن میں امام یزید بن ہارون، امام عبداللہ بن مبارک امام احمد بن حنبل امام احمد بن سنان، امام بخاری اور امام بخاری کے استاد علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں۔

"یعنی اصحاب الحدیث، هم اهل العلم و اصحاب الاثار، فان لم یکونوا اصحاب الحدیث فلاادری من هم (شرف اصحاب الحدیث صہ ۱۵)

(گویا سواد اعظم اہلحدیث ہیں اور حقیقتاً ہیں، جیسا کہ انشاء اللہ العزیز آئندہ آئے گا)

مجمع الزوائد میں حضرت ابو الدرداء ابو امامه، واثلة بن اسقع اور انس بن مالک رضوان اللہ اجمعین سے مرفوعاً روایت ہے،

"قال رسول اللّٰه فان بنی اسرائیل افترقوا علیٰ احدی و سبعین فرقة والنصاری علی ثنتین و سبعین فرقة سیفترق امتی علی ثلاث و سبعین فرقة کلهم علی الضالة الاالسواد الاعظم، قال من هی یارسول اللّٰه ماالسواد الاعظم قال من کان علیٰ ما انا علیه واصحابی رواه الطبرانی فی الکبیر و فی الصغیر ماانا علیه الیوم و اصحابی

کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا یہود کے اے نصاری کے ۷۲ فرقے تھے، میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے تمام گمراہی پر ہوں گے، مگر سواد اعظم، صحابہ نے پوچھا رسول اللہ ﷺ! سواد اعظم سے کیا مراد ہے؟ فرمایا ہر وہ آدمی جو اس طریق پر ہو جس پر آج میں اور میرے اصحاب ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:۔

یاد رہے، کہ حدیث رسول اللہ سیفترق امتی علی ثلاث و سبعین فرقة کلها فی النار الاملة واحدة، قالوا من هی یارسول الله علیه فرماتے هیں، ماانا علیه واصحابی" ۔۔۔ کے ضمن میں امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں۔ ان لم یکونوا اصحاب الحدیث فلاادری من هم (شرف اصحاب الحدیث صہ ۱۴)

کہ اس سے مراد یقیناً اہل حدیث ہیں، اس لئے سواد اعظم سے مراد بھی اہلحدیث ہی ہے۔آئندہ انشاءاللہ مفصل بحث ہے۔

~ اذاکان الغراب دلیل قوم سیهد یهم طریق الهالکینا

سواد اعظم کون؟

جب یہ ثابت ہو چکا ہے، کہ سواد اعظم سے عظمت والی جماعت مراد ہے، جو اهل حق ہیں، اگر چہ وہ چند ایک ہوں،

ہاں اگر لفظ "السواد الا عظم" کی جگہ "السواد الکثیر" یا "السواد الا کثر" ہوتا تو اس کا مطلب زیادہ تعداد والی جماعت ہو سکتا تھا، لیکن یہاں "السواد الا عظم" جس کا معنی صرف اور صرف، حق والی عظیم جماعت ہے۔

"مجمع البحار" میں ہے کہ

"سواد اعظم سے مراد علماء کی جماعت ہے" (از لغات الحدیث جلد ۳ صہ ۲۰۰)

اور "مرقاۃ شرح مشکوۃ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتبعوا السواد الاعظم یدل علی ان اعاظم الناس العلماء وان قل عددھم

(جلد اول صہ ۲۰۶)

کہ اتبعوا السواد الاعظم اس بات پر دال ہے، کہ لوگوں میں اعظم علماء ہیں، اگرچہ ان کی تعداد قلیل ہو، کیونکہ حدیث رسول اللہ ﷺ ہے

(۱)العلماء خلفاء الانبیاء کہ علماء انبیاء کے خلیفہ

(۲)العلماء ورثۃ الانبیاءاور وارث ہیں

(۳)اِنَّ اعاظم الناس العلماء کہ لوگوں میں اعظم علماء ہیں

نیز ایسی متعدد آیات و احادیث میں جو بصراحت بالوضاحت علماء کی عظمت و رفعت و منزلت پر دلالت کرتی ہیں۔

(ظاہر ہے، علماء سے مراد علماء سوء نہیں بلکہ علمائے خیر مراد ہیں)

علم اور عالم ؟ اب یہ دیکھنا ہے، کہ عالم کون ہے، کہ ہم اسے سواد اعظم کا مصداق و محقاق ٹھہرا سکیں

"اعلام الموقعین جلد اول صہ ۷ پر "امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں،

"اجمع الناس علی ان المقلد لیس معدودًا من اھل العلم وان العلم معرفۃ الحق بدلیلہٖ"

کہ اس بات پر تمام ائمہ و محدثین کا اتفاق ہے، کہ مقلد علماء میں شمار نہیں ہوگا، کیونکہ علم دلیل کے ساتھ حق کا نام ہے اس سے آگے چل کر (اسی صفحہ پر) علم اور تقلید کی تمیز اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت کرتے ہیں،

"فان الناس لایختلفون انّ العلم هو المعرفة الحاصلة عن الدليل امابدون الدليل فانما هو التقليد"

کہ، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ محدثین کرام متفق ہیں کہ علم دلیل سے حق جاننے کا نام ہے اس کے علاوہ کا نام تقلید ہے (اعلام الموقعین جلد اول صہ ۷)

آگے چل کر لکھتے ہیں

"فقد تضمن هذان الاجماعان اخراج المتعصب بالهوىٰ والمقلد الاعمىٰ عن زمرة العلماء"

کہ، تحقیق یہ دونوں اجماع مل گئے ہیں، کہ متعصب بالھوی اور اندھا مقلد زمرہ علماء سے خارج ہیں اسی طرح جلد اول صہ ۱۶ پر لکھا

"لاخلاف بين الناس ان التقليد ليس بعلم وان المقلد لايطلق عليه اسم عالم"

یعنی، اس بات پر ائمہ و محدثین میں کوئی اختلاف نہیں کہ، تقلید علم اور مقلد عالم نہیں ہو سکتا۔

ایک جگہ فرمایا "وقال ابن المعتمره لافرق بين بهيمة تنقاد وانسان يقلد" کہ ابن معتمرہ کہتے ہیں نکیل ڈالے جانور اور مقلد انسان میں کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔ (اعلام الموقعین جلد اول صہ ۲۱۷)

(تقلید کا معنی بھی تو از روئے لغت یہی ہے کہ گلے میں پٹکا ڈال کے کسی کے ہاتھ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دینا کہ جدھر چاہو لے جاؤ)

"شرح مسلم الثبوت" میں ہے "ان التقلید هو لیس بعلم حقیقة۔ کہ تقلید علم نہیں ہے

حافظ ابن عبدالبر "جامع بیان العلم و فضلیه" میں رقمطراز ہیں،

"لااعام بین متقدمی هذه الامة و سلفها خلافا ان الرای لیس بعلم حقیقة"

کہ متقدمین امت (سلف صالحین) میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں کہ رائے و قیاس علم میں شمار نہیں ہوتا۔

حافظ ابن حجرؒ "فتح الباری شرح الصحیح البخاری" میں لکھتے ہیں

" کان السلف یفرقون بین العلم والرای فیقولون للسنته علم ولماعداهارای"

کہ سلف علم اور رائے میں فرق کرتے تھے کہ صرف سنت کو علم کہتے اور جو سنت کے علاوہ ہوتا اسے رائے کہتے۔

(گویا رائے اور علم متضاد ہیں، پھر بھلا عالم اور اھل الرائے ایک کس طرح ہوئے)

ایک لطیفہ:-

حیرانی ہے، کہ مقلدین ایک طرف تو اپنے کو عالم کہتے ہیں اور دوسری طرف کثیر التعداد (زیادہ تعداد والے) بھی حالانکہ علام الغیوب اور خالق عقل اللہ رب العزت نے صادق و مصدق صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب مبنی علی الحق اور مصدق من کتب الاوائل نازل کی اس میں اکثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامات پر "کثیر التعداد" (زیادہ تعداد والوں) کو بے علم کہا ہے، چند مقامات ملاحظہ ہوں۔

(۱) وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَایَعْلَمُوْنَ (سورہ اعراف ع ۲۳، یوسف ع ۳، ع ۸، نحل ع ۵، روم ع ۱، ع ۴، سبا ع ۳، ع ۴، مومن ع ۶، جاثیہ ع ۳)

کہ ہے لوگوں کی اکثریت (کثیر التعداد) بے علم ــــ (علم سے نابلد۔!)

(۲) بَلْ اَکْثَرُ النَّاسِ لَایَعْلَمُوْنَ (بلکہ اکثریت بے علم ہے) نحل ع ۵، انبیاء ع ۳، لقمان ع ۳، زمر ع ۵۔

(۳) وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ ھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ ٥ (انعام ع ۴، اعراف ع ۴، انفال ع ۴، یونس ع ۶، قصص ع ۱، زمر ع ۵، دخان ع ۲، طور ع ۲) لیکن ان کی کثرت بے علم ہے۔

(۴) وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ یَجْھَلُوْنَ ٥ (انعام ع ۱۴) اکثریت جاہل ہے۔

یعنی "کثیر التعداد" بے علم اور جاہل ہیں، اور سواد اعظم عالم۔

آمد بر مطلب :-

بہر حال مقلد عالم نہیں ہو سکتا، کہ علم تو سنت و حدیث رسول اللہ ﷺ ہے، اور سنت و حدیث میں مستغرق صرف اہلحدیث ہیں، تبھی تو امام محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے۔

ولاینطق اسم العلماء الاعلیٰ اهل الحدیث وهوالآ ئمة علی الحقیقة

(فتوحات باب ۳۱۳ طبع مصر)

کہ عالم صرف اہلحدیث ہیں، جو حقیقی آئمہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام عبدالوہاب شعرانیؒ رسالہ انوار قدسیہ صہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ

"فلا ینطق اسم العلماء الاعلیٰ اھل الحدیث" کہ اہل حدیث ہی حقیقتاً علماء ہیں،

کیونکہ بقول امام اوزاعی

"العلم ماجاء عن اصحاب رسول اللّٰہ وما لم یجئی عن اصحابہٖ فلیس بعلم"

کہ علم تو حدیث کا نام ہے اور رائے و قیاس وغیرہ جو حدیث نہیں (بلکہ حدیث کے خلاف ہیں علم نہیں ہے (جامع بیان العلم جلد ۲ صہ ۲۹)

امام شافعیؒ نے کہا تھا

؎ العم ماکان فیہ قال حدثنا وماسویٰ وسواس الشیاطین

یعنی نتیجہ یہ نکلا ہے اہل الرائے، مقلدین عالم نہیں، بلکہ اصل اور حقیقتاً عالم صرف اہل حدیث ہیں۔ کیونکہ علم اور تقلید ورائے وغیرہ متضاد ہیں۔ گویابلکہ یقیناً سواد اعظم سے مراد، (صرف اور صرف) اہلحدیث ہیں

؎ ایں مدعیان در طلبش بے خبراند کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیاید

؟ کہ سواد اعظم کا نعرہ مار کر اہلحدیث کا منہ چڑانے والے بے خبر ہیں کہ سواد اعظم سے مراد کون ہے؟)

امام الھند مولانا ابوالکلام آزادؒ اہلحدیث کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "صرف اصحاب حدیث و سنت کے ہاتھ آج تک میدان رہا، اور سبحان اللہ! سعادت فیضان نبوت و برکات وانتساب سنت کو، آج بھی فتح ونصرت اترے گی تو انہی کے عساکر حق و تشون پر،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ حسب فرمان نبوی ۔ قوم صالحون قلیل فی ناس سوء کثیر (رواہ احمد والطبرانی مرفوعاً) ان کی تعداد سب سے کم اور بوجہ ظہور معنی غربت ثانیہ انکی جماعت نہ صرف مغلوب بلکہ بظاہر مفقود کالمعدوم نظر آتی ہے،

فهم اقلون عددًا واعظمون الله قدرًا۔ (تذکرہ ابوالکلام آزاد صہ ۲۲۲)

عبث ترقی فن کی ہوس ہے مومن کو زیادہ ہوئے گا کیا اس سے بے مثال تو ہے

یعنی اہل حق، جنتی اور سواد اعظم صرف اہلحدیث ہیں، اگر کسی نے ان کے خلاف چل کر کتاب و سنت کی نافرمانی کی تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کے خلاف ہے، بلکہ وہ جنت کے قریب بھی نہ پھٹکے گا، کیونکہ قرآن کریم میں ہے۔

"اولئك المقربون○ فی جنّٰتِ نعیم○ ثلة من الاولین○ وقلیل من الاخرین○

یعنی اس امت کے آخری (اب کے تھوڑے) جنت میں جائیں گے ۔۔۔ اور اس وقت قلتِ تعداد کے مالک اہل حدیث ہیں۔

حاصل بحث اس ساری بحث سے یہی مطلب اخذ ہوتا ہے، کہ

(۱) سواد اعظم والی حدیث ضعیف ہے۔

(۲) سواد اعظم کا جو ترجمہ زیادہ تعداد والی جماعت کہا جاتا ہے وہ غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس کا معنی عظمت والی، حق والی جماعت ہے، اگرچہ افراد چند ایک ہوں، لیکن اللہ اور سنت رسول اللہ ہو، وہ صرف قال اللہ و قال الرسول کی صداؤں سے ذہنی و روحانی غذا حاصل کرتے ہوں، وہ صرف آقائے کائنات ہی کو اپنا امام مانیں اور ان کے علاوہ کسی کو نگاہ محبت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بسائیں۔

یہ تمام وصف جن میں پائیں جائیں وہی سواد اعظم کے حقیقی مصداق ہیں، اور یہ وصف صرف اور صرف اہلحدیث میں پائے جاتے ہیں، کہ ان کی نظر امام وآقائے کائنات جیسے ہادی پر ٹک چکی ہے، چنانچہ امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔

"ہذا اکبر شرف لاصحاب الحدیث لان اماٰمھم النبی ﷺ کہ یہ صرف اہلحدیث کو فخر حاصل ہے، کہ ان کے امام نبی ﷺ ہیں،

؎ عجمی خم ہے تو کیا مے تو حجازی ہے میری
نغمہ ہندی ہے تو کیا لے تو حجازی ہے میری

واللہ اعلم بالصواب واقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولکم اجمعین○
واللھم اغفرلی ولوالدی للمومنین○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواد اعظم! از مولانا محمد صاحب (مرحوم) جونا گڑھی

سب سے پہلے آپ نے ابن ماجہ کے حوالہ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔ کہ "بڑی جماعت کی تابعداری کرو الخ ------------ چونکہ عموماً" حنفی بھائیوں کی طرف سے یہ حدیث پیش کی جاتی ہے اور اسے اپنے مطلب کے سانچے میں ڈھال کر رکھا جاتا ہے کہ بڑی جماعت حنفیوں کی ہے۔ اس لئے اور سب کو بھی حنفی بننا چاہئے۔ چنانچہ اس رسالہ کے ۴۵ صفحہ میں بھی لکھا ہے۔ "سواد اعظم مذہب حنفی"۔

میں چاہتا ہوں کہ اس کا قدرے تفصیل سے جواب لکھ دوں تاکہ مسلمانوں کو اصل حقیقت پر عبور ہو جائے۔ مصنف کے نقل کردہ الفاظ حدیث یہ ہیں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار۔ (ابن ماجہ) (ملاحظہ ہو صفحہ نمبر۱)

پہلا جواب!

پس پہلی غلطی تو یہ ہے کہ اس حدیث کا حوالہ ابن ماجہ کا دیا ہے میرا چیلنج ہے کہ مولوی صاحب نے یہ حوالہ غلط دیا ہے اگر وہ سچے ہیں تو یہ حدیث ابن ماجہ میں دکھا دیں۔ میں مکرر اعلان کرتا ہوں کہ یہ حدیث ابن ماجہ میں نہیں ہے۔

دوسرا جواب

ابن ماجہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں بلکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث اور ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

ان امتی لا تجتمع علی ضلالۃ فاذا رأیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم۔

تیسرا جواب

لیکن یہ حدیث بھی صحیح نہیں ہے۔ چنانچہ امام سندی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی اسنادہ ابو خلف الا عمٰی و اسمہ حازم بن عطاء وھو ضعیف۔	یعنی اس حدیث کی سند میں ابو خلف اعمٰی ہیں جس کا نام حازم بن عطاء ہے اور یہ ضعیف ہیں۔

پس یہ حدیث ضعیف ہے۔

چوتھا جواب

ساتھ ہی یہ بھی یاد رہے کہ اس روایت کی جتنی سندیں ہیں سب کی سب مجروح ہیں۔ چنانچہ امام سندی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ وقد جاء الحدیث بطرق فی کلھا نظر۔ اس حدیث کو جس غرض سے مصنف نے پیش کیا ہے۔ اور ان کے ہم مشرب بھی جس غرض سے پیش کرتے ہیں۔ وہ بھی سرے سے باطل ہے۔ کیونکہ سواد اعظم سے مراد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سلف کرام رحمہ اللہ کی وہ جماعت جو اسی روش پر تھی۔ ملاحظہ ہو "تنقیح الرواۃ" عبارت یہ ہے۔

والمراد ما علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصلم و اصحابہ ومن بعد ہم من السلف۔

پانچواں جواب

اگر اس سے مراد یہ لی جائے کہ تم مقلدوں کی تابعداری کا ہمیں حکم ہو رہا ہے تو اس کا بطلان صرف اسی سے ظاہر ہے کہ مقلد کی تقلید نہیں ہو سکتی۔ "او خود گم است کرا رہبری کند۔" اندھے کے پیچھے اگر کوئی اندھا لگے تو ایسا ہے جیسے ظلمات بعضھا فوق بعض۔ اندھیرے میں اندھیرا۔

چھٹا جواب

پھر جس وقت رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ و التسلیم یہ ارشاد فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی رحمہم اللہ تھے ہی نہیں، یہ تو پیدا ہوتے ہیں چوتھی صدی کے بعد۔ اس پر ہم آپ کو آپ کے گھر کا گواہ دیتے ہیں۔

ساتواں جواب

دیکھئے حضرت شاہ ولی اللہ تحریر فرماتے ہیں۔

اعلم ان الناس الخ۔ یعنی چوتھی صدی سے پہلے لوگ شخصی تقلید پر جمے ہوئے نہ تھے۔

چنانچہ ابو طالب مکیؒ قوت القلوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہ کتابیں اور مجموعے نوپید ہیں۔ لوگوں کی باتوں پر بات کہنا اور ایک ہی امام کے قول پر فتوے دینا اسی کو لینا ہر قسم کے مسائل میں اسی ایک امام کے اقوال کو بیان کرتے رہنا۔ اسی مذہب کی فقہ لینا یعنی شخصی تقلید کرنا یہ وہ چیز ہے۔ جس پر سلف صالحین نہ تھے۔ نہ تو پہلی صدی میں یہ بات تھی نہ دوسری صدی میں یہ بات ہوئی۔

شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ دوسری صدی کے بعد بھی گو کچھ تخریج ہونے لگی۔ لیکن چوتھی صدی والے بھی ایک ہی مذہب کی تقلید پر، اسی کی فقہ پر، اور اسی کے فتوؤں پر جم نہیں گئے تھے۔ جو شخص ان لوگوں کے حالات کی تفتیش کرے گا وہ ہماری بات کی صداقت خود ہی دیکھ لے گا۔ ہاں ان میں عامی بھی تھے اور عالم بھی تھے۔ عامی حضرات ان مسائل میں جن میں اضافہ نہیں صرف شارع علیہ السلام کی ہی مانتے تھے۔ یعنی حدیث پر عامل تھے۔ اور وضو، غسل، نماز، زکوٰۃ اور دوسرے مذہبی طریقے اپنے بزرگوں اور استادوں سے سیکھتے تھے۔ اور اس پر عامل ہوتے تھے۔ اگر کوئی ایسا ہی واقعہ پیش آ جاتا جو بزرگوں کے علم میں نہ ہوتا تو جس مفتی سے چاہتے دریافت کر لیتے۔ یہ بات ان میں نہ تھی کہ فلاں خاص مذہب کے مفتی سے ہی اسی مذہب کا مسئلہ پوچھیں۔ یہ تو تھی حالت عام لوگوں کی۔ خاص لوگوں کی یہ حالت تھی کہ ان میں جو اہلحدیث تھے وہ تو ان احادیث کے عامل تھے۔ جو انہیں پہنچیں وہ معمول تھا۔ احادیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستفیض ہوں تو اور صحیح ہوں تو اور موقف ہوں تو۔ وہ ان کے ساتھ کسی اور چیز کے محتاج نہ تھے۔ اور دراصل احادیث پر عمل چھوڑنے کا کوئی عذر ہے بھی نہیں۔ یا ان ظاہر اقوال کو لیتے تھے جو جمہور صحابہ رضی اللہ عنہ اور تابعین رحمہ اللہ کے ہوں۔ جن کی مخالفت کوئی اچھی چیز نہیں۔ اب اگر کوئی مسئلہ قرآن' حدیث' صحابہ کرام رضی اللہ عنہ' اور تابعین رحمہ اللہ سے نہ ملا تو سلف اور بزرگ اہل علم کے اقوال کی طرف رجوع کرتے۔ اس میں بھی یہ کوئی قید نہ تھی کہ وہ کوفے ہی کے ہوں یا مدینے کے ہی ہوں۔ پھر اگر ان میں اختلاف پاتے تو جو قول زیادہ موافقت والا نظر آتا اسے لے لیتے۔ اگر ان میں بھی وہ مسئلہ نہ ملتا تو پھر ان میں جو علماء تھے وہ اپنے اجتہاد سے کام لے کر اقوال کی طرف رجوع کرتے۔ اس میں بھی یہ کوئی قید نہ تھی کہ وہ کوفے ہی کے ہوں یا مدینے کے ہی ہوں پھر اگر ان میں اختلاف پاتے تو جو قول زیادہ موافقت والا نظر آتا اسے لے لیتے۔ اگر ان میں بھی وہ مسئلہ نہ ملتا تو پھر ان میں علما تھے وہ اپنے اجتہاد سے کام لے کر اقوال" نکالتے اور اس بناء پر انہیں لوگ منسوب کر دیا کرتے تھے کہ فلاں شافعی' فلاں حنفی' اور اسی طرح اہلحدیث بزرگوں کے بھی لوگ انہی کی طرف منسوب کر دیا کرتے تھے۔ جس کی جس سے زیادہ موافقت دیکھی اسی کو اس کی طرف نسبت دے دی۔ جیسے امام نسائی' امام بیہقی رحمہ اللہ کو شافعی کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ پس قضا کے فتووں کا والی وہی بنایا جاتا تھا جو مجتہد ہو۔ دراصل فقیہ کا نام بھی اس کا ہے جو مجتہد ہو مقلد نہ ہو۔

ان چار صدیوں کے گذر جانے کے بعد یعنی اسلام پر چار سو برس کا ممتد زمانہ گذر جانے پر اب لوگ دائیں بائیں ہو گئے۔ اور شخصی تقلید نے لڑائی جھگڑے خلاف اور اختلاف پیدا کر دیا۔ اور مذہب واحد کی فقہ پر لوگ چمٹ گئے۔

(حجتہ اللہ البالغہ مصری حصہ اول ۱۲۲)

آٹھواں جواب!

آگے چل کر صفحہ نمبر ۱۵۳ میں آپ جو تحریر فرماتے ہیں۔ اس کا ملخص مطلب یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ پھر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا تقلید کا نشہ بڑھتا گیا اور پھر تو یہ حال ہو گیا کہ اس مذہب والا اپنے مذہب پر اور اس مذہب والا اپنے مذہب پر جان چھڑکنے لگا' سب ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ ہر کوئی تردید میں پھنس گیا۔ اور جس طرح بادشاہوں کی آپس میں جنگ نے سلطنت اسلامی کو پاش پاش کر دیا۔ ان چاروں مذہبوں کے جھگڑوں نے تعلیم اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ زمانے کے گزرنے کے ساتھ تقلید کا فتنہ زور پکڑتا گیا۔ تحقیق کا مادہ اٹھتا گیا۔ یہاں تک کہ اب اللہ تعالیٰ کے دین کا نام رہ گیا۔ آپ کتنی ہی دلیلیں قرآن و حدیث کی پیش کریں۔ لیکن وہاں سے صرف اتنا ہی جواب ملتا ہے کہ ہم تو اپنے بڑوں کے مقلد ہیں۔ ہمیں تو یہی تقلید کافی ہے۔

(ملخص از صفحہ نمبر ۱۲۳ حجتہ اللہ)

الغرض یہ تحریر صاف ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ تقلید شخصی کی یہ آفت اجتماعی طور پر مسلمانوں میں چار سو سال اسلام پر گزر چکنے کے بعد آئی ہے۔ اور یہ حدیث چار سو برس پہلے کی ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اس سے مراد یہ تو نہیں ہو سکتی کہ تقلید سے الگ رہنے والوں کو حضور ﷺ فرماتے ہوں کہ تم تقلیدیوں کے ساتھ ہو جاؤ! کیونکہ اس وقت اور اس کے بعد چار سو سال تک دنیا اس بدعت سے خالی تھی۔

نواں جواب!

اب حدیث کا صاف مطلب یہی ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم کہ حضور ﷺ نے اپنے ساتھ اپنے صحابہؓ کی کلیت یا اکثریت کی اتباع کا حکم دیا ہے۔ اور یہ آیت

ومن یشاقق الرسول الخ۔ اور یہی مطلب حدیث ما انا علیہ واصحابی کا ہے۔

دسواں جواب

اب ہمیں کہنے دیجئے۔ کہ اس حدیث کے بھی اولیں مخالف مصنف صاحب جیسے حضرات ہی ہیں کہ اجماع صحابہ ترک تقلید پر۔ لیکن یہ حضرات اس کے متبع نہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ پس اپنی پیش کردہ حدیث کے مصداق اور اپنی پیش کردہ آیت کے مصداق کون ہیں؟ دیانت داری سے خود ہی بتلا دیں۔ واللہ الموفق

گیارہواں جواب!

ان مقلدین جامدین کو اجماع صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اجماع تابعین رحمتہ اللہ علیہ کا مخالف سلف صالحین نے بھی لکھا ہے۔ چنانچہ حجتہ اللہ کے ۱۲۳ صفحہ میں امام ابن حزم رحمہ اللہ کا مقولہ منقول ہے۔

التقلید حرام ولا یحل الخ۔ یعنی تقلید حرام ہے۔ اور بلا دلیل کسی کا قول بجز قول نبوی ماننا حلال نہیں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہ تمہاری طرف جو وحی نازل ہوئی ہے اسے مانو۔ اس کے سوا اولیاء کی پیروی میں نہ لگ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب انہیں وحی الٰہی کی تابعداری کے لئے کہا جاتا ہے تو یہ اپنے بزرگوں کی تابعداری الاپنے لگتے ہیں۔ تقلید نہ کرنے والوں کی تعریف میں ارشاد ربانی ہے کہ میرے ان بندوں کو خوش خبری سنا دے۔ جو بات سن کر اس کی اچھائی کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی راہ یافتہ اور عقل مند ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ کہ جب بھی تم میں کوئی بھی اختلاف ہو اسے تم اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے جاؤ اگر تم میں اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔

خیال فرمایئے! کہ سوائے قرآن و حدیث کے اور طرف اختلاف کے لے جانے کو اللہ تعالیٰ نے جائز نہیں رکھا۔ اختلافی مسئلہ میں قرآن و حدیث کے سوا کسی اور کے قول کو لینا اللہ نے مطلقاً حرام قرار دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اول سے لے کر آخر تک اور تابعین عظام رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کا اول سے لے کر آخر تک اسی طرح تبع تابعین رحمہ اللہ کا اول سے لے کر آخر تک اس پر اجماع ہے کہ کوئی شخص اپنے زمانے کے یا اس سے پہلے کے کسی انسان کے تمام اقوال کا ماننا یعنی اس کی تقلید کرنا اپنے ذمے ضروری نہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی جو کہ ان چاروں اماموں کے اقوال کی تقلید ضروری جانتے ہیں۔ ہر مقلد اپنے امام کے سوا اور کسی کا قول نہیں لیتا بلکہ اپنے امام کے خلاف قرآن و حدیث پر بھی اعتماد نہیں رکھتا۔ یہ سب اجماع امت کے مخالف ہیں۔ انہوں نے اول سے لے کر آخر تک کی تمام امت کا خلاف کیا ہے۔ ایک شخص بھی تینوں بہتر زمانوں میں انہیں ایسا نہیں ملے گا جو اس مرض کا مریض ہو۔

پس یہ مقلدین جامدین تمام ایمانداروں کی راہ کے خلاف چلنے والے ہیں۔ اللہ تعالٰی اس بدترین تقلید سے نجات دے۔

پھر لطف تو دیکھو کہ یہ مقلد جن کی تقلید کے دعوے دار ہیں خود ان اماموں نے بھی تو اپنی تقلید سے ممانعت فرما دی ہے۔ پس یہ تو اپنے اماموں کے بھی مخالف ہیں۔ پھر یہ بھی خیال فرمایئے۔ آخر وجہ کیا ہے کہ یہ چاروں امام تو تقلید کئے جانے کے قابل ہوں۔ اور چاروں خلفاء راشدین اور بڑے بڑے بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہ میں سے کوئی بھی تقلید کے لائق نہ ہو؟ اگر تقلید ہی کرنی ہے تو حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، کی ان اماموں کے درجے میں، یا علم میں، یا دیانت میں یا تقویٰ میں غرض کس چیز میں کم ہیں؟ جو انہیں چھوڑا۔ انہیں پکڑا جائے۔ سن لیا آپ نے سواد اعظم اور اجماع مسلمین اور سبیل مومنین کے مخالف کون ہیں۔

بارہواں جواب

یہ تو ظاہر ہے کہ تقلید شخصی اور چاروں جماعتیں مقلدین کی اپنے اماموں کے بعد ہی ہو سکتی ہیں۔ کوئی بیٹا اپنے باپ سے عمر میں بڑا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کوئی نالائق ایسی بات کہے تو گویا وہ کسی کو اپنا باپ کہتا ہے۔ پس اماموں سے پہلے تو یہ مقلد ہو ہی نہیں سکتے۔ اور اماموں کی تاریخ خود آپ نے اپنے رسالہ میں لکھی ہے آپ کی فصاحت و بلاغت بھرے الفاظ یہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سنہائے وفات حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۰ھ حضرت امام شافعیؒ ۲۰۴ھ حضرت امام احمد حنبلؒ ۲۴۱ھ (یہ احمد حنبل کون بزرگ ہیں؟ افسوس کہ ائمہ کے صحیح نام کا بھی پتہ نہیں اور چلے ہیں مذہب کی منجدھار میں پڑی ہوئی کشتی کی ملاحی کرنے کو) حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ ۱۷۹ھ۔

الغرض یہ ائمہ جب تک نہ تھے' نہ ان کے مقلد تھے' اس وقت سواد اعظم کا کیا مذہب تھا؟ ظاہر ہے وہ مقلد نہ تھے۔ نہ ان کی تقلید سے محض نا آشنا تھے۔ پس ان کے بعد جس نے تقلید کو لیا اس نے سواد اعظم کی پیروی ترک کی اور اس میں سبیل مومنین کا خلاف کیا۔ اس آیت و حدیث پر جسے عمل کرنا ہو اسے آج ہی تقلید کی بیڑیاں' فقہ پرستی کی ہتھکڑیاں' رائے قیاس کے طوق توڑ دینے چاہئیں۔ بحمد اللہ اہلحدیث نہ تو سواد اعظم کے مخالف ہیں نہ ان کی راہ سچے مومنوں کی راہ کے خلاف ہے۔

تیرھواں جواب!

اور اگر یونہی ایک بھیڑ کھڑی کرکے آپ کہہ دیں کہ یہ ہے سواد اعظم اور یہ سب مقلد ہیں۔ تو ہم کہیں گے کہ ہر ہاتھ یدبیضا نہیں ہوتا' ہر لکڑی عصاء موسیٰ کا حکم نہیں رکھتی' ہر تخت والا سلیمان نہیں کہلاتا' ہر جام والا جم اور ہر آئینے والا سکندر اور ہر کتاب والا نبی نہیں ہوتا۔ ورنہ جناب کے سامنے حسینی اور یزیدی گروہ بھی ہے۔ عثمانی جماعت اور باغی ٹولہ بھی ہے۔

چودہواں جواب

صرف کثرت تعداد باعث فخر نہیں ہوتی' ہزار خر مہروں سے ایک موتی زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ قرآن کا فرمان ہے۔

وقلیل من عبادی الشکور — میرے شکر گزار بندے بہت کم ہیں

پندرہواں جواب!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا وہ وقت یاد نہیں جب ایک رب کا پوجنے والا روئے زمین پر صرف ایک ہی تھا اور ساری زمین کفار سے بھری پڑی تھی۔ وہ خلیل ربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

سولھواں جواب!

کیا وہ وقت یاد نہیں جب اپنے ساتھ ایک یار غار کو لے کر سرور رسولان سردار پیغمبراں رات کے اندھیرے میں مکے سے نکلے تھے۔ پس اپنی تعداد کو بڑھا چڑھا کر ہمیں دکھا کر، یہ ضعیف روایتیں پڑھ کر گو تھوڑی دیر کے لئے اپنے والوں میں آپ کی عزت بڑھ جائے۔ لیکن حقیقت کھلنے پر سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہ ہو گا۔

سترہواں جواب

کیا وہ حدیث یاد نہیں کہ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہو گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم کے لئے نکالیں۔ اور ایک جنت کے لئے۔

اٹھارہواں جواب!

میدان بدر کا نقشہ تو پیش نظر نہ ہو گا؟۔ یا آپ کے ہاں کی گنتی میں تین سو کی تعداد بارہ سو سے زیادہ ہے۔

انیسواں جواب

سنو! عدد وہاں گنے جاتے ہیں جہاں چیز برابر کی ہو۔ روپوں کی گنتی کے مقابلے میں پیسوں کی گنتی کی زیادتی پر فخر بیجا ہے۔ خیال تو کرو کہ کہاں حنفی اور کہاں محمدی؟

بیسواں جواب

حضور ﷺ فرماتے ہیں میری امت کے تہتر گروہ میں سے ایک ناجی اور باقی ناری کہئے! سواد اعظم تہتر کی ہوئی یا ایک کی؟ پس حکم حضور ﷺ ہے کہ بہتر اس کی پیروی کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکیسواں جواب

آپ کے مذہب کی کتاب مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔

عن سفیان لو ان فقیھا علی راس جبل لکان ھوا لجماعۃ — یعنی ایک عالم جو تنہا ہو اور کسی پہاڑ کی چوٹی پر ہو وہی جماعت ہے۔

پس معلوم ہوا کہ کثیر التعداد عوام کی بھیڑ سواد اعظم نہیں کہی جاتی۔

بائیسواں جواب

اسی کتاب میں ہے۔

والمراد اجماع العلماء ولا عبرۃ با جماع العوام لا نہ لا یکون عن علم۔ — یعنی جماعت سے مراد اجماع العلماء ہے۔ عوام کے اجماع کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس لئے کہ اس میں علم نہیں ہوتا۔ اور آپ مقلدین علماء میں داخل نہیں نہ تقلید علم ہے۔ (اعلام)

پس آپ حضرات کی بھیڑ ہرگز احادیث نہیں۔ یہ عقیدہ یقیناً خلاف شرع ہے۔ گو اس عقیدے والوں کی گنتی زمین کے سنگریزوں کے برابر ہو جائے۔ کہ امت میں کوئی ایسا ہے جس کی تقلید ہم پر فرض ہے۔ جس کا خلاف ہم پر حرام ہے۔ جس کی بات شرع ہے۔ شاہ ولی اللہ" حجتہ اللہ میں فرماتے ہیں۔

ولم نؤمن بفقیہ ایا کان انہ اوحی اللہ الیہ الفقہ و فرض علینا طاعتہ وانہ معصوم۔ — یعنی ہمارا کسی فقیہ پر ایمان نہیں۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو ہم یہ نہیں مانتے کہ اس کی طرف فقہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے نازل فرمائی ہو اور ہم پر اس کی اطاعت فرض کر دی ہو اور وہ فقیہ معصوم ہو غلطی سے پاک ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تئیسواں جواب

سواد اعظم کے معنی آپ نے تو بڑی جماعت کے کر دیئے۔ لیکن یہ تو شاید آپ نے کبھی سنا بھی نہ ہو گا کہ اس سے مراد کتاب و سنت بھی ہوا کرتی ہو۔ آپ ہی کے ہم مذہب ملا علی قاری ہیٹیہ لکھتے ہیں۔

قیل الکتاب والسنة لکثرة معانیهما۔ یعنی ایک قول یہ بھی ہے کہ مراد سواد اعظم سے حدیث و قرآن ہے اور انہے سواد اعظم بوجہ ان کی معانی کی کثرت کے کہا جاتا ہے۔ تو مطلب اب اور واضح ہو گیا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں تم قرآن پاک کی تابعداری کرو اور الحمد للہ یہی اہلحدیث کا مذہب ہے۔

چوبیسواں جواب

مولوی صاحب کی تشفی اگر مندرجہ بالا تمام دلائل سے بھی نہیں ہوتی تو اب ہم وہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اگر اس کے بعد بھی کسی کی تشفی نہ ہو تو وہ ایمان سے خالی ہے۔ سنو! مجمع الزوائد جلد صفحہ نمبر ۶۲ میں طبرانی کبیر سے حدیث نقل کر کے لائے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہیں۔

ما السواد الاعظم — حضور! سواد اعظم کون ہے؟

آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

من کان علی ما انا علیہ و اصحابی — یعنی وہ لوگ جو اس پر ہوں جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب۔

طبرانی صغیر کی روایت میں لفظ "الیوم" زائد ہے۔ یعنی جس پر آج میں ہوں۔ اور میرے اصحاب۔ حضورؐ نے اس سوال کے جواب میں بھی کہ نجات پانے والی جماعت کون ہے؟ یہی فرمایا تھا۔ اب سمجھ لو کہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کس چیز پر تھے؟ آیا وحی اللہ تعالی پر یا تقلید مروج پر؟ اس بات کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ایک اور صرف ایک ہی ہے۔ کہ آپ مع اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف وحی الٰہی یعنی قرآن و حدیث کے پابند و پیرو تھے۔ پس آج بھی جو جماعت اصولاً "عقیدتاً" عملاً انہی دو چیزوں پر متبع ہے۔ وہی سواد اعظم ہے۔ وہی فرقہ ناجیہ ہے۔ جو کوئی اس واضح حقیقت کا منکر ہو جائے۔ کہ اہلحدیث کا یہی مذہب ہے وہ قول ائمہ کو یہ درجہ نہیں دیتے کیونکہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں چاروں اماموں میں سے ایک تو کیا چاروں کا متفقہ قول لینا بھی حرام اور حیا سوز ظلم ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

فان بلغنا حديث من الرسول المعصوم الذى فرض الله علينا طاعته بسند صالح يدل على خلاف مذهبه و تركنا حديثه و اتبعنا ذالک التخمين فمن ظلم منا و ماعذرنا يوم يقوم الناس لرب العالمين۔	یعنی اگر ہمیں کوئی صحیح حدیث پہنچے اور وہ ہمارے مذہب کے خلاف ہو تو پھر بھی ہم اپنے مذہبی مسئلے پر اڑے رہیں اور واجب الاطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دیں تو ہم سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا؟ اور قیامت کے دن اللہ رب العالمین کے سامنے ہمارا کیا عذر ہو گا؟

الغرض بحمد اللہ یہ حدیث بھی برتقدیر صحت ہماری دلیل ہے نہ کہ ہمارے مخالفین کی۔ بلکہ مخالف فرقہ اسے اگر مان بھی لے تو آج اختلاف دور ہو جائے۔ اللہ ہمیں نیک توفیق اور اچھی سمجھ دے۔ آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نغمہ حدیث میرا، قرآں میرا ترانہ

نغمہ حدیث میرا، قرآں میرا ترانہ
مکتب ہے میری منزل ، مسجد ہے آستانہ
میں ہوں مطیع احمد اور بندہ الٰہ ہوں
مجھ کو عطا ہوا ہے توحید کا خزانہ
جینا بھی حق کی خاطر، مرنا بھی حق کی خاطر
اللہ کی رضا کو کچھ چاہئے بہانہ
اسلام پر عمل ہے سرمایہ زندگی کا
ہے لائق حقارت سب دولت زمانہ
ڈرتا ہوں لمحہ لمحہ اس ذات کبریا سے
جھکتا ہوں جس کے در پہ ہر روز پنج گانہ
اہلحدیث ہوں غیروں سے واسطہ کیا
بے فیض ٹہنیوں پہ کیوں رکھوں آشیانہ
مشرک کو عاقبت میں ہوگی شفیق ذلت
حاصل نہ ہوسکے گا جنت کا آب و دانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مضمون کی سب سے بڑی خوبی صرف مخالفین کی کتب سے حوالہ جات ہیں۔

تحریک اہلحدیث:۔

اہلحدیث اور پاکستان کے اوقاف نشتے پر لکھے گئے چند مضامین، جو مختلف رسائل میں شائع ہوئے۔

زیر ترتیب:۔

محمد بن اسحاق، فن حدیث کے ایک عظیم راوی محمد بن اسحاق پر کیے گئے تمام اعتراضات کا مسکت اور مدلل جواب۔

تحقیق البشر فی ضوء الکتاب والخبر:۔

بشریت کے موضوع پر، ایک ضخیم کاوش جس میں اعتراضات کے جوابات کو فصلوں میں تقسیم کر کے لکھا ہے۔ ایک ایک اعتراض کے کئی کئی جوابات

لقب اہلحدیث:۔

لقب اہلحدیث پر کئے جانے والے قریبا تمام اعتراضات کا مدلل جواب، جس میں زیر بحث چند موضوعات یہ ہیں۔ اہلحدیث، اہل اثر، اہل سنت، اہل حق، محمدی وغیرہ میں کیا فرق ہے؟ اہل حدیث اہل قرآن کیوں نہیں؟ اہلحدیث کیوں مسلمان کیوں نہیں؟

لقب وہابی صحیح یا غلط؟ یہ لقب کب، کیوں اور کیسے شروع ہوا؟ کیا اہلحدیث سے مراد صرف محدثین ہیں۔ لقب اہلحدیث کب شروع ہوا؟۔۔۔ اور اہلحدیث کا مطلب و مقصد کیا ہے؟۔۔۔ وغیرہ

تحریک اہل حدیث غیروں کی نظر میں:۔

جماعتی موضوع پر کم سن قلم سے نکلنے والا پہلا مضمون جو ''الاسلام'' میں دو قسط میں شائع ہوا، اور مسکت حوالہ جات اور اچھوتے پن کی وجہ سے بہت پسند کیا گیا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیگر تالیفات و تصنیفات

۱- تحقیق البشر فی ضوء الکتاب و الخبر:

مسئلہ بشریت پر ایک عجیب انداز کی کتاب

۲- شرعی اذان اور مروجہ صلوٰۃ و سلام:

اذان سے قبل پڑھے جانے والے مروجہ درود پر سیر حاصل بحث

۳- لقب اہلحدیث:

لقب اہلحدیث پر کئے جانے والے تمام اعتراضات کا جواب

۴- اہلحدیث اور پاکستان:

تحریک اہلحدیث کے ایک باب پر

۵- اسلام اور جمہورت:

اسلام کے جمہوری دین ہونے کی بحث

۶- خطبات چینیاں والی:

جامع مسجد چینیاں والی کے علمی خطبات

۷- مجموعہ مضامین:

مختلف اخبارات و جرائد میں شائع شدہ مضامین کا مجموعہ

۸- کالمیات:

ہفت روزہ الاسلام' اہلحدیث' صحیفہ اور مختلف اخبارات' جرائد کے کالموں کا مجموعہ

۹- فوٹو گرافی کا جواز:

فوٹو گرافی کی اہمیت اور اس کی شرعی حیثیت پر بحث

۱۰- حلالہ کی شرعی حیثیت:

حلالہ جیسے قبیح فعل پر منفرد کتاب

۱۱- قربانی کے چار دن:

اپنے موضوع پر علمی اور منفرد کتاب